السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلامی معاشروں میں اپنے چالو طریق کار کو اسلامی تعلیمات کے موافق ظاہر کرنے کیلئے کچھ کلمات بولے جاتے ہیں جو یہ ہیں:

(وَتَمَشِّيًا مَعَ الْعَادَاتِ وَالتَّقَالِيدِ الْإِسْلَامِيَّةِ نَّهْجُنَا كَذَا)

''اسلامی رسم ورواج پر چلتے ہوئے'' ہمارا طریق کار یہ ہے''

زمانہ حاضر کے علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ الفاظ استعمال کرنے درست نہیں یا نہیں' بعض علماء ان الفاظ کو استعمال کرنا درست نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اسلام ''رسم ورواج'' سے الگ چیز ہے۔ انہوں نے اس بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حضرات یہاں تک کہتے ہیں کہ یہ لفظ اسلام دشمنوں نے ہمارے اندر رائج کیا ہے۔ بعض دوسرے حضرات اس عبارت کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کیونکہ اس سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پابندی کرتے ہیں 'کسی اور چیز۔ کی طرف توجہ نہیں کرتے اور عبادت کا مقصود بھی تو یہی ہے اور تقالید کا یہ لفظ اسی ''تقلید'' کے لفظ سے ماخوذ ہے جس پر علمائے کرام نے علمی کتابوں میں بحث کی ہے۔

گزارش ہے کہ آپ اس لفظ کے ضمنی معانی ومفاہیم کی وضاحت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمائیں کہ اس کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ اور دلائل بھی بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کسی رسم ورواج کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ تو اس وحی کا نام ہے جو اللہ نے اور اس کے رسولوں پر نازل کی اور جس کے ساتھ اس نے اپنی کتابیں نازل فرمائیں جب مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں تو یہ چیز ان کے اخلاق وعادات کا جزو بن جاتی ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام ایسے قوانین کا نام نہیں جو عوام کے رواج سے ماخوذ ہوں کیونکہ وہ یقینا اللہ پر' اس کے رسولوں پر اور اسلامی قانون کے تمام بنیادی امور پر ایمان رکھتا ہے لیکن جو الفاظ اخبارات ورسائل اور ریڈیو وغیرہ میں اور مختلف قوانین کی شقوں میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں عام لوگ بھی وہی الفاظ استعمال کرنے لگتے ہیں۔ جس کی مثال سوال میں مذکور الفاظ وَتَمَشِّيًا مَعَ الْعَادَاتِ وَالتَّقَالِيدِ ''اسلامی رسم ورواج پر چلتے ہوئے'' لوگ اسے اچھی نیت سے بولتے ہیں اور ان کا مقصد دین اسلام اور اس کے احکامات کی اطاعت ہوتی ہے۔ یہ مقصد اچھا ہے جس پر وہ تعریف کے مستحق ہیں' لیکن انہیں چاہیئے کہ اس مقصود کو ظاہر کرنے کے لئے ایسی عبارت استعمال کریں جو اپنے مقصود کو واضح طور پر بیان کرتی ہو اور اس سے شک نہ پڑے کہ اسلام بھی کچھ رسم ورواج وغیرہ کا مجموعہ ہے جس پر ہم اور ہمارے آباؤ اجداد چلتے آئے ہیں۔ مثلاً ان معاشروں کے طریق کار کو ظاہر کرنے کے لئے مذکورہ بالا الفاظ کے بجائے اس طرح کہا جاسکتا ہے۔

(وَتَمَشِّيًا مَعَ شَرِيعَةِ الْاِسْلَامِ وَأَحْكَامِهِ الْعَادِلَةِ)

''...اسلامی شریعت اور اس کے عادلانہ احکام پر عمل کرتے ہوئے''

ایک مسلمان کے لئے صرف نیت کا صحیح ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نیت کو ظاہر کرنے والی عبارت بھی صحیح اور واضح ہونی چاہیئے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو اس قسم کی عبارت سے بچنا چاہیئے جن میں ان غلط معانی کا احتمال ہو کہ اسلام یہی کچھ رسوم اور رواجوں کا مجموعہ ہے۔ جب ایک انسان ایسے الفاظ استعمال کرسکتا ہے جو غلط فہمی کے امکان سے پاک ہوں تو پھر محض حسن نیت کی بنا پر اسے اس قسم کے ذو معنی الفاظ وتراکیب کے استعمال کی جواب دہی سے بری قرار نہیں دیا جاسکتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ